# میثاقِ مکہ مکرمہ

اس دستاویز کا اجراء کعبہ مشرفہ کے زیر سایہ، رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام تاریخی میثاق مکہ مکرمہ کانفرنس منعقدہ 24-22 رمضان المبارک 1440ھ بمطابق 29-27 مئی 2019م میں ہوا۔کانفرنس میں شرکت کے لئے تمام اسلامی مسالک سے تعلق رکھنے والے 27 مسالک ومشارب کے 1200 سے زائد علمائے کرام ومفتیان عظام اور 4500 سے زائد مسلم دانشور 139 ممالک سے تشریف لائے، جنہوں نے دستاویز کے تمام مندرجات کی توثیق کی۔اسلامی ممالک نے 13-12ربیع الثانی 1442ھ بمطابق 28-27 نومبر 2020م میں نیجر کے شہر نیامے میں اپنے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں اس دستاویز کی تائید کی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحَمدُ لله وحْدَهُ، والصَّلاةُ والسَّلامُ عَلَى نبيِّنا وسيِّدنا مُحمَّد وَعَلى آله وصَحْبِه، أمَّا بَعْدُ:

یہ تاریخی دستاویز اس مقدس مقام سے مسمی ہے جہاں اس کا اجراء ہوا ہے۔اس کے اصول اور اہداف اس تاریخی دستاویز سے اخذ شدہ ہیں جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے (1400)سال قبل مدینہ منورہ میں رہائش پذیر مختلف مذہبی اکائیوں کے ساتھ مل کر طے کئے تھے اور یہی دستاویز بعد میں سول سوسائٹی میں ایک ساتھ رہنے کے لئے بنیاد بنی جب مسلمان اس کے نئے جزو بن گئے تھے۔

میثاق مکہ مکرمہ کے اجراء کے لئے( 1200 )سے زائد نامور اسلامی شخصیات نے شرکت کی جو اپنے معاشروں میں ایک خاص مقام کے حامل اور مؤثر شخصیات شمار ہوتی ہیں اور وہ عالم اسلامی کے جلیل القدر علماء اور مقتیان عظام مانے جاتے ہیں۔اس اجتماع میں( 4500) سے زائد اسلامی مفکرین نے شرکت کی جو (27) مختلف مشارب ومسالک پر مشتمل مختلف طوائف ومذاہب سے تعلق رکھتے تھے جن میں سے اہل سنت،اہل تشیع اور دیگر شامل ہیں۔یہ سب شخصیات اس اجتماع میں بنفس نفیس شریک ہوئیں اور(1%) سے بھی کم شخصیات نے اپنے ذاتی مجبوریوں کی وجہ سے معذرت کرتے ہوئے نائبین بھیجنے پر اکتفاکیا۔یہ تاریخی اور منفرد اجتماع سنہ (1440بمطابق 2019) میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں خانۂ کعبہ کے سائے میں منعقد ہوا جس کی سرپرستی مملکت سعودی عرب کے بادشاہ شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود حفظہ اللہ نے فرمائی۔اوراس اجتماع میں (139) ممالک سے یہ شخصیات متعدد اہم امور کا جائزہ لینے کے لئے جمع ہوئیں جس کے نتیجے میں یہ عظیم اسلامی دستاویز وجود میں آیا جو اسلامی اور انسانی بقائے باہمی کی اقدار کو مستحکم کرتاہے۔ خصوصاً دنیا بھر میں اہل مذاہب،ثقافتی،نسلی اور مذہبی تنوع کے درمیان انہیں فروغ دیتاہے۔

یہ دستاویز عصر حاضر کی اسلامی تاریخ میں اپنی نوعیت کی پہلی اور میثاق مدینہ منورہ کے بعد دوسری دستاویز شمار ہوتی ہے جہاں میثاق مکہ مکرمہ میں اسلامی تاریخ میں حضرت محمد ﷺ کے بعد پہلی مرتبہ انتہائی اہمیت کے حامل مسائل پر امت مسلمہ کے علمائے کرام کا اجماع سامنے آیا ہے اور یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوا جو کہ ماضی میں محض ایک خواب ہی تھا۔امت مسلمہ کے بعض علمائے کرام ومفتیان عظام نے اسے امت کے لئے دوسری آئینی دستاویز بھی قرار دیا ہے۔

اس دستاویز کے مندرجات کے ذریعے عالم اسلام کے علمائے کرام ومفتیان عظام نے یہ پیغام دیا ہے کہ وہ اس دنیا کی دیگر اقوام اور مشترکات کے ساتھ اس عالم کا فعال حصہ ہیں۔ وہ بھی دیگر اقوام کی طرح امن، ہم آہنگی، خوشی،اور انسانیت کی جامع اور منصفانہ فلاح وبہبود کے حصول، شفقت، بھائی چارے اور انسانی تعاون کے لئے پل کا کردار اداکرنے، نفرت کے تمام طریقوں،امتیازی سلوک اور تہذیبی تصادم کو مسترد کرنے کے لئے سب کے ساتھ مثبت رابطے کے خواہاں ہیں۔اور اسلامی اور انسانی بھائی چارے کے محض تصور سے آگے بڑھ کر ایک ٹھوس عملی صورت میں حقیقی بھائی چارے کے لئے کوشاں ہیں،کیونکہ ایک انسان دوسرے انسان کا بھائی ہے،چاہے وہ اسے پسند کرے یہ نہ کرے،سب آدم کی اولاد ہیں۔

اس دستاویزنے امت مسلمہ کے علمائے کرام کے فکر کو بیان کیا ہے،اور یہ منفرد اجماع کی صورت میں ایک سافٹ پاور کی حیثیت اختیار کرگئی ہے جس کی مثال نہ آپ کو اسلامی تاریخ میں نظر آتی ہے اور نہ دیگر اہل مذاہب کی تاریخ میں۔اس اہم اجتماع میں ایک ہی دین سے جڑے تمام مسالک ومشارب بلا استثناء اس دینی عمل میں شریک ہوئے۔

اس اجتماع کے شرکاء کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ مذہبی سیاست کے جارحانہ نعروں کے حاملین نہ تھے جنہوں نے مذہب کی آفاقیت کو سیاسی اہداف تک محدود کررکھاہے۔اور اس دستاویز کے مدوّن علمائے کرام جس میں سب شامل تھے،ان کا مقصد صرف اسلام کی حقیقت کو واضح کرنا اور یہ آشکاراکرناتھا کہ یہ دنیا کے لئے

رحمت ہے۔اسی لئے جمہوریہ نائجر کے دار الحکومت نیامے میں اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی کونسل کے 47 ویں اجلاس (1442ھ2020-م) میں تمام اسلامی ممالک نے اتفاق رائے سے اس دستاویز کی توثیق کرتے ہوئے اس کی حمایت میں قرار دادجاری کی اور اسلامی ممالک میں دینی، تعلیمی اور ثقافتی اداروں کو اس سے استفادے کی سفارش بھی کی ہے۔اسی طرح متعدد غیر اسلامی مذہبی اور فکری اداروں نے اس دستاویز پر فورمز اور سیمینار بھی منعقد کئے ہیں جو ان کی اس دستاویز کے بارے میں مثبت خیالات کی عکاسی کرتی ہے۔

اس دستاویز کے علمائے کرام نے امت مسلمہ کے دینی امور اور اس کے متعلقہ جملہ امور کے بارے میں صرف اس کے راسخ علماء ہی کو مجاز قراردیا ہے جو اجتماعی صورت میں ان کے جامع قبلہ مکہ مکرمہ،جہاں سے اسلام کے پیغام کا آغاز ہوا ہے،وہاں اس دستاویز جیسے اجتماع میں فیصلے کے مجاز ہوں گے۔

رابطہ عالم اسلامی اپنے مرکزی دفتر مکہ مکرمہ سے 60 سے زیادہ عرصے سے ایک جدید شکل میں پہلی اسلامی چھتری کی صورت میں اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہے جبکہ رابطہ کی حقیقی تاریخ آغاز اسلام سے شروع ہوتی ہے۔اسلام کا سورج جس دن سے روشن ہوا ہے وہ واحد اسلامی رابطہ ہے جس نے سب کو ایک بندھن میں باندھا ہے۔اور آج رابطہ عالم اسلامی اپنی جدید شکل میں اسی منہج پر عمل پیرا ہوکر دنیا کے مقدس ترین مقام سے مبارک اسلامی راستے کا سفر جاری رکھنے کا اعزاز حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔

وباللہ التوفیق

سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی

چیئرمین سپریم اتھارٹی میثاق مکہ مکرمہ

محمد بن عبد الکریم العیسی

میثاقِ مکہ سرزمینِ حرم اور کعبہ شریف کے زیرِ سایہ جمع ہونے والے امت مسلمہ کے چوٹی کے اہل علم اور مقتیانِ کرام کے ہاتھوں میثاقِ مدینہ کی روشنی میں پایۂ تکمیل تک پہنچنے والی ایک عظیم دستاویز !

رسول اکرم ﷺ نے چودہ سو سال قبل مدینہ منورہ میں دین، نسل اور تہذیب کے اعتبار سے جداگانہ تشخص اور تعارف کے حامل مختلف اجزاء کے درمیان میثاقِ مدینہ معاہدہ منعقد کیا تھا، جو یقیناً انسانی معاشرے کے مختلف اجزاءکے درمیان بقائے باہمی اقدار کے قیام اور امن کے حصول کے لئے قابلِ تقلید آئینی معاہدہ تھا۔آج رسول اکرم ﷺ کے وارث، امتِ مسلمہ کے علما کرام اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے، عالم اسلام کے قبلہ سے اسی ابدی میثاق کی روشنی میں (پندرھویں صدی ہجری بمطابق اکیسویں صدی عیسوی میں)دنیا کے لئے میثاقِ مکہ مکرمہ جاری کررہے ہیں۔

مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن بیت اللہ الحرام سے اس عظیم دستاویز کا اجراء مکہ مکرمہ عالم اسلام کیلئے روحانی مرکز، اقوام عالم کیلئے روشنی کی کرن ہونے، عالم انسانیت کیلئے بالعموم اور امت مسلمہ کی خدمت کیلئے بالخصوص کوشاں اس مقدس سرزمین کی سیاسی قیادت کی بہترین صلاحیتوں کی حامل ہونے کی واضح دلیل ہے۔

مسلمان اس دستاویز کو ایسے وقت میں جاری کررہے ہیں جہاں زمان ومکان دونوں کا شرف انہیں حاصل ہے۔ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں بیت اللہ کے سائے میں ایک تاریخی اجتماع میں اسے پیش کررہے ہیں۔مسلم امت اس بات کا ثبوت پیش کررہی ہے کہ وہ مہذب سلوک کے ساتھ اس دنیا کا حصہ ہے، اور اس کے تمام اجزاء کے ساتھ مل کر انسانیت کی بھلائی، اعلی اقدار کے فروغ اور محبت اور انسانی یکجہتی کے پل کی تعمیر اور ظلم ، تہذیبی ٹکراؤ اور نفرت کے منفی طریقوں سے نمٹنے کے لئے کوشاں ہے۔

کانفرنس کے شرکاء مندرجہ ذیل ذریں اصولوں پر مشتمل اس تاریخی دستاویز کے مندرجات کو منظور کرتے ہوئے ان کو اپنانے پر زور دیتے ہیں۔

1. انسان اپنی مختلف تقسیمات کے باوجود ایک اصل سے جڑے اور انسانیت میں یکساں ہیں۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: "اے لوگو! اپنے ربّ سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کی بیوی پیدا کی، اور ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلادیئے۔ اور اللہ سے ڈور جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق مانگتے ہو، اور رشتہ داروں کی حق تلفی سے ڈرو۔ یقین رکھو کہ اللہ تمہاری نگرانی کررہاہے۔"سورۂ نساء(1)۔ اور تکریم ربانی سب کو شامل ہے۔اللہ تعالی کا فرمان ہے: " اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت بخشی ہے اور انہیں خشکی اور سمندر دونوں میں سواریاں مہیا کی ہیں اور ان کو پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا ہے اور ان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت عطاکی ہے۔" سورۂ اسراء (70) ۔

2. نسل پرستی کے عبارات اور نعرے مسترد اور وہمی افضلیت کے پیدا کردہ مکروہ برتری کے دعووں کی مذمت۔ اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا زیادہ متقی ہے ۔اللہ تعالی کا فرمان ہے:" اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔" سورۂ حجرات(13) ایسے ہی ان میں بہتر نفع دینے والا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: " لوگوں میں بہترین انہیں زیادہ نفع دینے والاہے۔"معجم طبرانی ۔

3. اقوام میں ان کے اعتقادات، تہذیب، طبیعت اور اندازِ فکر میں اختلاف تقدیرِ الہی ہے۔اللہ کی حکمتِ بالغہ سے ہی ایسے ہوا اور اس تکوینی سنت کو تسلیم کرنا اور عقل وحکمت کے ساتھ ایسا سلوک روا رکھنا جو انسانوں کے مابین یکجہتی اور امن کا ذریعہ بن جائے، باہم دشمنی اور تصادم سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: " اور اگر تمہارا ربّ چاہتا تو تمام انسانوں کو ایک ہی طریقے کا پیرو بنادیتا اور وہ ہمیشہ مختلف راستوں پر ہی رہیں گے۔البتہ جن پر تمہارا رب رحم فرمائے گا ان کی بات اور ہے۔ اور اسی امتحان کے لئے اس نے ان کو پیدا کیا۔"سورۂ ہود (118) اور ہر ہدایت یافتہ کو اسے

بیان کرنے ضرورت ہے۔

4. انسانی معاشروں میں دینی اور تہذیبی تنوع، تنازعہ اور تصادم کا ہر گز جواز نہیں ،بلکہ یہ مثبت تہذیبی شراکت داری اور مؤثر رابطہ کی دعوت دیتا ہے کہ ہم اس تنوع سے مصلحتِ عامہ کے لئے مکالمہ،مفاہمت اور تعاون کے پُل تعمیر کریں اور انسانیت کی خدمت اور خوشی کے لئے مقابلے کے فضاء کی حوصلہ افزائی کریں اور جامع مشترکات تلاش کرکے اسے جامع شہری ریاست کی تعمیر میں استعمال کریں جس کی بنیاد اقدار،انصاف، جائز آزادی، باہمی احترام اور سب کےلئے بھلائی کی چاہت پر ہو۔

5. تمام آسمانی مذاہب کی بنیاد ایک ہی ہے اور وہ بنیاد اللہ تعالی وحدہ لا شریک لہ پر ایمان ہے۔اس کے قوانین اور مناہج متعدد ہیں۔مذہب کو اس کے کسی بھی ملحقہ ادارے کی غلط سیاسی روش سے منسلک کرنا درست نہیں۔

6. مہذب مکالمہ دوسروں کے ساتھ مفاہمت اورمشترکات جاننے، بقائے باہمی کی رکاوٹوں کو دورکرنے اور متعلقہ مسائل پر قابو پانے کے لئے بہترین طریقہ ہے۔ یہ دوسروں کے( وجود کا اعتراف)اور ان کے تمام جائز حقوق کے لئے مفید ہے۔اسی طرح مختلف طبقات کے درمیان انصاف اور تفاہم کے لئے بھی کارآمد ہے جو ان کی خصوصیات کے احترام کو شامل ہو۔مہذب مکالمہ میں ان تعصبات سے بچنے کی ضرورت ہے جو تاریخ میں نفرت اور سازش کے ذریعے پھیلیں، اس یقین کے ساتھ کہ تاریخ اپنے اصحاب کی خود ذمہ دار ہے اور کوئی کسی دیگر کے گناہوں کا ذمہ دار نہیں( اسی طرح کسی کا ذاتی موقف، سوچ کو عمومی نظر سے دیکھنےاور اس کو پورے ایک معاشرہ/ مذہب کی عکاس قرار دینے سے بھی بچنے کی ضرورت ہے،چاہے وہ تاریخ کے کسی زمانے میں کسی بھی مذہب، فکر، سیاست اور قومیت کے نام پر روا رکھا گیا ہو۔اللہ تعالی کا فرمان ہے: ” وہ ایک امت تھی جو گذرگئی جو کچھ انہوں نے کمایا وہ ان کا ہے اور جو کچھ تم نے کمایا وہ تمہارا ہے اور تم سے یہ نہیں

پوچھاجائے گا کہ وہ کیا عمل کرتے تھے۔ ''سورۂ بقرہ(141) ۔اور اللہ تعالی کا فرمان ہے: ''فرعون بولا: اچھا پھر ان قوموں کا کیا معاملہ ہوا جو پہلے گذرچکی ہیں؟ موسی نے کہا:ان کا علم میرے ربّ کے پاس ایک کتاب میں محفوظ ہے،میرے ربّ کو نہ غلطی لگتی ہے نہ وہ بھولتاہے۔ ''سورۂ طہ (52) ۔

7. مذاہب اور فلسفے اپنے پیروکاروں کی غلطیوں اور ناعاقبت اندیشیوں کی ذمہ دار نہیں، بلکہ یہ غلطیاں انھی چند مخصوص افراد کی سوچ کی عکاسی کرتی ہیں جو اس کے مرتکب ہیں۔شرائع اپنی اصل میں صرف اللہ کی عبادت اور اس کی مخلوق کو نفع کے ذریعے اس کے تقرب کے حصول،ان کی کرامت کا تحفظ،اقدار کے فروغ اور ان کے مثبت خاندانی اور اجتماعی تعلقات کے تحفظ کی دعوت دیتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: '' مجھے اخلاق حسنہ کی تکمیل کیلئے بھیجا گیاہے'' مسند احمد۔

8. انسانیت اور اس کی تعمیر کوتباہی وبربادی سے بچانے، باہمی مدد اور فلاح انسانیت کیلئے ایک ایسے مؤثر عالمی اتحاد کی ضرورت ہے جس کی بنیاد بے فائدہ نظریات اور کھوکھلے نعروں کی بجائے ٹھوس انسانی اقدار پر ہو، کیونکہ ثقافتی عدم توازن کا نتیجہ دہشت گردی اور غارت گردی کے سوا کچھ نہیں۔

9. نفرت کی ترغیب اور تشدد ودہشت گردی اور تہذیبی ٹکراؤ کی حوصلہ افزائی کرنے والوں کے خلاف قانون سازی، مذہبی اور نسلی تنازعات کے اسباب کے خاتمے کے لئے ضروری ہے۔

10. انسانی تہذیب کی افزائش میں مسلمانوں کا شاندار حصہ ہے اور آج بھی جس طرح گلوبلائزیشن کی نقصانات کی وجہ سے انسانیت جس اخلاقی، سماجی اور ماحولیاتی اقدار کے بحرانوں سے گذررہی ہے، مسلمان اس میں مثبت حصہ ڈالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

11. دہشت گردی، ناانصافی اورجبر کا مقابلہ، قوموں کی صلاحیتوں کا استحصال اور

انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف آواز اٹھانا،سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اس میں کسی طرح کا امتیازی سلوک اور جانبداری روا نہیں۔عدل وانصاف پر مبنی اقدار تفریق کو قبول نہیں کرتیں۔ ظلم کا خاتمہ، مسائل کے عادلانہ حل، عدل وانصاف کی فراوانی اوراس کی مدد کے لئے عالمی رائے عامہ ہموار کرنا ایک ایسی اجتماعی اخلاقی ذمہ داری ہے جس میں ہچکچاہٹ اور پس وپیش کرنا۔لیت ولعل سے کام لینا درست نہیں۔

12. جس ماحول میں ہم سانس لے رہے ہیں،وہ خالق کی طرف سے انسان کے لئے عظیم تحفہ ہے۔ اس نے زمین وآسمان میں موجود ہر چیز کو انسان کے لئے مسخر فرمایا ۔ قدرتی وسائل کا غلط استعمال، ان کا ضیاع اور آلودگی،حدود سے تجاوز اور آئندہ کی نسلوں کی حق تلفی ہے۔

13. تہذیبوں کے تصادم کو موضوع سخن بنانا، ٹکراؤ کی طرف بلانا یا کسی کو دوسرے کی طاقت سے ڈرانا، کسی جنگل وبیابان کامظہر تو سکتا ہے، انسانی آبادی اور معاشرہ کا نہیں۔ اور نسل پرستی سے پیدا ہونے والی برتری،ثقافتی یلغار، اورحق کو اپنے تک محدود سمجھنے کی خوبصورت ترین شکل بھی فکری کم ظرفی اور طریقہ کار کی گمراہی کی علامت ہے ۔ یا پھر احساس کمتری کا اعتراف کہ ان کی تہذیب چونکہ انتہائی کمزور بنیادوں پر کھڑی ہے، لہذا اس کو رواج دینے کیلئے سوائے قوت کے استعمال اور تصادم کے کوئی دوسرا راستہ موجود نہیں۔

14. تنازعات اور تصادم نفرت کی افزائش، قوموں کے درمیان دشمنیاں پیدا کرتی ہیں، خصوصاً مذہبی اور نسلی تنوع کے ریاستوں میں یہ پُرامن بقائے باہمی اور قومی یگانگت کے راستہ میں رکاوٹ اور تشدد و دہشت گردی کیلئے خام مال فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

15. ’’اسلامو فوبیا‘‘اسلام کی حقیقت،اس کی ثقافتی تخلیق اور بلند ترین مقاصد سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔دین اسلام کو درست اور کماحقہ سمجھنے کیلئے جہاں اس کی بنیادی تعلیمات کے بارے غور فکر،اور اس کے بارے پہلے سے تراشے

گئے غلط خیالات سے جان چھڑانا لازمی ہے نہ کہ ان غلطیوں اور نا عاقبت اندیشیوں سے چمٹے رہنا جن کا ارتکاب خود کو اسلام کی طرف غلط طور پر منسوب کرنے والے خال خال افراد کی طرف سے کیا جاتا ہے۔

16. اعلی اخلاقی اقدار کا قیام اور بلند سماجی طرز عمل کا فروغ، اسی طرح اسلامی اور انسانی مشترکہ تصورات کے مطابق اخلاقی ماحولیاتی اور خاندانی چیلنجوں کو حل کرنے میں تعاون،سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

17. شخصی آزادی کو انسانی اقدار کو پائمال کرنے اور سماجی نظام کو تباہ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ کیونکہ آزادی ایک امر ہے جبکہ لاقانونیت اور انارکی بالکل دوسرا امر۔ شخصی آزادیوں کو عوامی اخلاقی اقدار، دوسروں کی آزادی، دستور، ریاست، عوامی شعور اور معاشرتی تسکین کی حدود پر رکنا ہوگا۔

18. ریاستوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت ناقابل قبول ہے، خصوصاً معاشی اور دیگر عزائم کے لئے سیاسی تسلط کے طریقوں سے یا فرقہ وارانہ خیالات کی ترویج یا مقامی محل وقوع ،حالات اور خاص رسم ورواج پر فتوے نافذ کرنے کی کوشش کے لئے، مداخلت کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں، چاہے یہ کام جتنی بھی نیک نیتی سے کر لیا جائے۔ البتہ کسی باغی کی سرکوبی، یا مفسد سے نمٹنے کیلئے باقاعدہ رسمی درخواست دی جائے، سوائے کسی زیادتی کرنے والے باغی یا مفسد سے نمٹنے، تعمیر وترقی، رفاہی عمل، یا کسی اور مصلحت کےلئے اس طرح کے فتاوی یا شخصی آزادیوں میں مداخلت کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

19. عالمی سطح پر کامیاب ترقی کے تجربات، کرپشن کی تمام اقسام کی روک تھام، احتساب کے اصول پر مکمل شفافیت کے ساتھ عمل در آمد اور طرزِ صرف میں تبدیلی کے لئے جدوجہد،جو ترقی کے پروگراموں میں رکاوٹ اور صلاحیتوں اور ثروات کے ضیاع کا سبب ہیں، ایک مثالی نمونہ ہیں۔

20. مسلم معاشرہ کی حفاظت بمع ان کے نصاب، اساتذہ اور متعلقہ لوازمات کے تعلیمی وتربیتی اداروں کی ذمہ داری ہے۔ اور مؤثر پلیٹ فارمز خاص طور پر جمعہ کے خطبہ جات،سول سائٹی کے اداروں کی ذمہ داری ہے، وہ ان کے مذہبی جذبات کو شعور بخشیں۔ان کا ہاتھ پکڑ کر راہ اعتدال اور معتدل تصورات کی طرف لائیں اور بڑھتے ہوئے سازشی نظریات اور مذہبی وثقافتی تصادم،امت میں مایوسی کے بیج بونے اور دوسروں کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کرنے سے روکا جائے۔

21. انسانیت کے ناطے تمام مذہبی، نسلی اور ثقافتی اجزاء کے درمیان پُر امن بقائے باہمی کا حصول،اس کا تقاضا کرتاہے کہ تمام عالمی رہنما اور بین الاقوامی ادارے باہم تعاون کریں اور سیاسی، اقتصادی یا انسانی امداد کے وقت مذہبی، نسلی یا دیگر کسی بنیاد پر ان میں فرق نہ کیاجائے۔

22. جامع شہریت قومی تنوع کے لئے اسلامی انصاف کے اصولوں کا مظہر ہے۔ اس میں آئین اور قومی شعور کے متفقہ یا اکثریت والے نظام کا احترام کیاجاناچاہئے۔اس میں جس طرح ریاست پر ذمہ داریاں ہیں اسی طرح شہریوں پر بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ریاست کے ساتھ وفاداری، اس کے امن اور معاشرتی سلامتی اور مقدسات کے تقدس کا خیال رکھیں۔یہ متبادل حقوق اور منصفانہ حقوق کے اصول کے تناظر میں ہو اور اس میں دینی اور نسلی اقلیات شامل ہوں۔

23. عبادت خانوں پر حملہ ایک مجرمانہ عمل ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے قانون سازی اور مضبوط سیاسی اور سیکورٹی ضمانت مطلوب ہے۔اسی طرح انتہاپسند نظریات کو ہوا دینے والے اعمال کو روکنا ضروری ہے۔

24. بھوک، غربت، بیماری،جہالت،نسلی امتیاز اور ماحولیاتی تباہی کے خلاف اقدام اور پروگراموں کا فروغ، تمام ذمہ داران کی یکجہتی پر منحصر ہے۔ چاہے وہ حکومتی ہوں یا قومی، نجی یا انسانی ہمدردی کے عمل،انسانی عظمت اور اس کے

حقوق کی حفاظت سے متعلقہ کارکنان ہوں۔

25. حدود اللہ کے دائرے میں رہتے ہوئے خواتین کو بااختیار بنانا،اس کے حقوق میں سے ہے۔مذہبی، علمی، سیاسی، سماجی یا دیگر امور میں اس کے کردار کو محدود کرنا،اس کی توہین کرنا،یا اس کی شان میں کمی کرنا،یا اس کے لئے رکاوٹ بننا درست نہیں ہے۔خصوصاً کسی مستحق منصب کے حصول میں اسے امتیازی سلوک کا نشانہ نہ بنایاجائے، جیسا کہ تنخواہ اور مواقع میں مساوات اور یہ سب اس کے ماحول کے مطابق اور سب کے درمیان کارکردگی اور منصفانہ برابری کے معیار کے مطابق ہو۔ اور اس انصاف کے حصول میں رکاوٹ خواتین پر خصوصاً اور معاشرے پر عموماً ایک جرم ہے۔

26. بچے کی صحت، تربیتی اور تعلیمی دیکھ بھال،خاندان کے ساتھ متعلقہ ممالک، اداروں اور قومی اور نجی کارپوریشنز کی اہم ذمہ داری ہے۔خصوصاً اس کی فکر پر محنت، جو اس کے ذہن کو وسعت اور اس کی صلاحیتوں میں اضافہ کرے۔اس کی تخلیقی صلاحیتوں اور رابطہ میں مہارت اور انحراف سے اس کی حفاظت کرے۔

27. مسلمان نوجوانوں کی شناخت کی اسکے پانچوں بنیادی ستونوں دین، وطن، کلچر، تاریخ اور زبان کے ساتھ مضبوط بنانا، اور دانستہ یا نادانستہ طور پر ان چیزوں کو ضائع ہونے سے بچانا۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ نوجوانوں کو تہذیبی تصادم پر ابھارنے والے نظریات، مخالفین کے خلاف منفی جذبات، فکری انتہاپسندی، تشدد اور دہشت گردی سے بچایا جائے۔ اور نوجوانوں کو دوسروں کے ساتھ شعوری طور پر رابطہ کی مہارت جو اسلام کے وسیع افق اور اس کے دلوں کو جوڑنے کے آداب پر مبنی ہو کو مضبوط کرنا، خاص طور پر رواداری اور پر امن بقائے باہمی اقدار کے ساتھ جو دوسرے کے وجود کو قبول کرے اور اس کی عزت اور حقوق کی رعایت رکھے اور جس سرزمین پر رہتاہے ،انسانی خاندان کے تصورات کے ساتھ جن کے اصولوں کو اسلام نے قائم کیا ہے،تعاون

اور فوائد کے تبادل کے ساتھ اس کے نظام کا خیال رکھے۔

اس دستاویز کے ذرائع (اسلامی اقدام پر) ایک عالمی فورم کے قیام کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں جو نوجوانوں سے متعلق ہو۔ اس کے رابطہ پروگراموں کے ذیل میں اسلام کے اندر اور خارج میں نوجوانوں کے درمیان تعمیری مکالمہ ہو۔اس میں نوجوانوں کا مباحثہ اور علمی وتربیتی ذوق کے ساتھ ان کے تمام اشکالات وضاحت اورمکمل صراحت کے ساتھ ہوں ۔ ان کی عمر اور جذبات کو سمجھتے ہوئے ایک متوازی خطاب کے ساتھ نوجوانوں کے ساتھ مکالمہ اور تبادلۂ خیال ہو۔

28. تمام نظری تجاویز، اقدامات اور پروگرامز اور ان کی رسمی علامات اور اس کے بے کار اخراجات سے تجاوز کرکے ٹھوس مثبت اثرات کے ذریعے جس میں سنجیدگی،ساکھ اور نظام کی قوت نمایاں ہو،اسے اپنا یاجائے۔ خاص طور پر بین الاقوامی امن وسلامتی کے حوالے سے ۔ اور اجتماعی قتل عام، نسل کشی، جبری ہجرت، انسانی اسمگلنگ اور غیر قانونی اسقاط حمل کے طریقوں کی مذمت کی جائے۔

29. امت مسلمہ،اس کے دینی اور اس کے متعلقہ جملہ امور کے بارے میں صرف اس کے راسخ علماء ہی اجتماعی صورت میں-اس جیسے اجتماع میں- کسی فیصلے کے مجاز ہیں ۔مفادِ عامہ کے لئے دینی اور انسانی امور میں،نسل پرستی، کسی مذہبی، نسلی یا رنگ کے امتیاز کے بغیر سب کی شرکت ضروری ہے۔

وصلى الله على نبينا محمّد، وعلى آله وصحبه أجمعين

اس دستاویز کا اجراء مکہ مکرمہ میں کعبہ مشرفہ کےزیرِ سایہ
"میثاقِ مکہ مکرمہ" کانفرنس

منعقدہ 22-24 رمضان المبارک 1440ھ
بمطابق 27-29 مئی 2019م
میں ہوا ہے۔

themwl.org
mwlorg

وثيقة مكة المكرمة
The Makkah Charter

رابطة العالم الإسلامي
MUSLIM WORLD LEAGUE